يُبَايِعَ عَلِيًّا" (طبری ص ۱۸۰۲ بحوالہ الفاروق ص ۲۳)

"علیؓ اور زبیرؓ بمعہ اپنے رفقاء حضرت فاطمہؓ کے گھر میں جمع ہوئے اور حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے علیحدگی اختیار کی۔ اور زبیرؓ نے تلوار میان سے کھینچ کر کہا کہ جب تک علیؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے، میں تلوار کو میان میں نہ ڈالوں گا"

المختصر حضرت ابوبکر الصدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچے اور وہاں "اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ" کی صدا نے امت کو اختلافات کی خلیج سے نکال کر کنارے آ لگایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سب سے پہلے حضرت عمر بن خطابؓ نے کی۔ جیسا کہ گذشتہ اوراق میں "فضیلتِ عمرؓ" کے عنوان سے گزر چکا ہے۔

خلافتِ صدیقؓ:

اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے حضرت عمر بن خطابؓ نے مشیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے خلافتِ صدیقی میں اہم حصّہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل امور میں صدیقِ اکبرؓ کی معاونت فرمائی:

۱۔ مرتدینِ عرب اور مدعیانِ نبوت کا خاتمہ۔
۲۔ منکرینِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کو دوبارہ ان فرضوں کا پابند کرنا۔
۳۔ ایران و روم کی زبردست، قدیم اور سامانِ جنگ سے آراستہ سلطنتوں کے ساتھ ٹکر لینا۔
۴۔ عراق اور شام کا کچھ حصّہ مفتوح کرنا۔ یہ جملہ امور حضرت عمرؓ کی شرکت سے سرانجام پائے۔ جیسا کہ کتبِ تواریخ و سیر اُن پر ناطق ہیں۔

استخلافِ عمرؓ اور وفاتِ صدیقؓ:

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ جمادی الآخرۃ ۱۳ھ کو مرض الموت میں صاحبِ فراش ہوئے تو آپؓ نے اکابرین صحابہؓ کو بلا کر اپنے اس ارادے کا اظہار فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "آپ کا ارادہ نیک ہے، حضرت عمرؓ کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے" جبکہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ کے مزاج میں سختی کی شکایت کی۔ تاہم حضرت عمرؓ کی قابلیت کا اعتراف بھی کیا۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے بدلائل ان کو مطمئن کر دیا۔ پھر حضرت عثمانؓ کو بلا کر وصیت نامہ لکھوایا۔ جس میں حضرت عمر بن خطابؓ کی تقرری بطور خلیفہ مندرج تھی۔ پھر وُہ وصیت نامہ مجمع عام میں پڑھ کر سنایا گیا اور خود حضرت ابوبکر صدیقؓ بحالتِ شدتِ مرض مجمع کو خطاب کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے:

"لوگو میں نے اپنے کسی عزیز، رشتہ دار کو خلیفہ نہیں بنایا اور نہ ہی اپنی رائے سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا ہے۔ بلکہ تم میں سے صاحب الرائے حضرات کے مشورہ سے ان کو خلیفہ بنایا گیا ہے۔ کیا تم اس پر راضی ہو!"

سب نے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" کی صدا بلند کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر چند مؤثر اور مفید نصیحتیں فرمائیں، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے عمل اور دستور العمل کے طور پر کام آئیں (تاریخ اسلام نجیب آبادی ص۳۱۹، الفاروق ص۳۵)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ۲۲۔جمادی الآخرة ۱۳ھ بروز دوشنبہ مابین مغرب و عشاء اس دارِ فانی سے عالمِ بقاء کی طرف انتقال فرمایا اور شبِ انتقال ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مبارک میں آپؓ کو دفن کیا گیا۔ (عشرہ مبشرہ)

شیعہ کتب:

۲۳۔جمادی الآخرة بروز سہ شنبہ مدینہ منورہ میں تمام مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان میں حضرت علیؓ بھی شامل ہیں۔ چنانچہ کتاب حدِ تحقیق مطبوعہ لکھنؤ ص۴۷ پر ایک طویل روایت ہے، جس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ:

"جب حضرت صدیق اکبرؓ نے وصیت نامہ عوام و خواص کو بھجوایا تو حضرت علیؓ نے اس تحریر کو دیکھ کر فرمایا "یَا یَعْتُ مِمَّنْ فِیْھَا وَلَوْ کَانَ عُمَرُ"—— نیز سورۃ تحریم زیر آیت "وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا" مرقوم ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی باری میں لونڈی ماریہ قبطیہ کے ساتھ خلوت اختیار کی تو حضرت حفصہؓ کو معلوم ہو گیا۔ نبی علیہ السلام نے حضرت حفصہؓ کو

منع فرمایا کہ عائشہؓ کو خبر نہ دینا کیونکہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا ہے :

"وَلَمَّا حَرَّمَ مَارِيَةَ أَخْبَرَ حَفْصَةَ أَنَّهُ يَمْلِكُ مِنْ بَعْدِهِ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ" تفسیر مجمع البیان ص ۴۳۷ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ)

"نبی علیہ السلام نے ماریہ کو حرام قرار دینے کے بعد حضرت حفصہؓ کو خبر دی کہ میرے بعد ملکِ عرب کے خلیفہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ ہوں گے۔ رضی اللہ عنہما"

خلافتِ عمرؓ :

حضرت عمرؓ بن خطاب نے عنانِ حکومت سنبھالنے کے بعد بڑی دُوراندیشی اور ہوشمندی سے کام کا آغاز کیا۔ عراق و شام کے علاقہ میں مجاہدین کی جنگیں جاری تھیں، آپؓ نے تمام توجہ اس طرف مبذول فرمائی۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ ایرانی لشکر مسلمانوں کے استیصال کے لیے جمع ہوا۔ ادھر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ بن خطاب نے پورے ملکِ عرب میں عام اعلانِ جہاد کیا اور خود بنفسِ نفیس اس جنگ میں شرکت کا اعلان فرمایا۔ اسلامی فوج میں یہ خبر انتہائی خوشی اور مسرت کا باعث بنی اور مسلمانوں میں ایک جوش، نیا ولولہ پیدا ہوا کہ خلیفۃ المسلمین خود سپہ سالار بن کر جا رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو بلا کر خلافت کے کاروبار ان کے سپرد کر دیے۔ (الفاروق ص ۔ تاریخ اسلام نجیب آبادی ص ۳۴۴)

بعض روایات میں ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مشورہ دیا کہ خلیفۃ المسلمین کا مدینہ منورہ میں رہنا زیادہ مناسب ہے۔ اگر کسی سردار کی نگرانی میں شکست آگئی تو خلیفۃ المسلمین تدارک کر سکتے ہیں۔ اور اگر خلیفۃ المسلمین کو میدانِ جنگ میں زخم چشم پہنچے گا تو مسلمانوں کے کام کو سنبھالنا بہت دشوار ہو گا۔ حضرت عمرؓ نے اس مشورہ کو عملی جامہ پہنایا اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ماتحتی میں لشکر کو میدانِ قادسیہ کی طرف روانہ فرما کر خود مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ (ایضاً)

جنگِ روم : اسی طرح خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ نے جنگِ روم میں سپہ سالار

بن کر جانے کا مصمم ارادہ کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّكَ مَتَى تَسِيرُ إِلَى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ كَانِفَةٌ دُونَ أَقْصَى بِلَادِهِمْ فَلَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ فَابْعَثْ إِلَيْهِمْ رَجُلًا مُجَرَّبًا۔ الخ"

"اے عمرؓ، بیشک جب آپ بنفسِ نفیس ان دشمنوں کی طرف جائیں گے، پھر خدانخواستہ آپؓ کو صدمہ پہنچ جائے تو مسلمانوں کے لیے ملک کے آخری کنارہ تک کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔ اور نہ ہی آپ کے بغیر کوئی مرجع ہے، جس کی طرف لوگ رجوع کریں۔ لہٰذا آپ کسی تجربہ کار شخص کو ان کی طرف روانہ کیجئے اور اس کے ساتھ آزمودہ کار اور خیر خواہ لوگوں کو بھیجئے تاکہ اللہ کریم ان کو غلبہ عطا فرمائے اور یہی آپؓ کا مقصود ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ برعکس ہوا تو آپ مسلمانوں کے لیے جائے پناہ اور مرجع ہیں۔" (ملاحظہ ہو، نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر ص۱۳)

جنگِ فارس:

اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ نے جنگِ فارس میں بھی بنفسِ نفیس شرکت کا پروگرام بنایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

"اے عمرؓ، فتح و شکست کثرتِ لشکر اور قلتِ لشکر پر منحصر نہیں، بلکہ اللہ کریم کے اختیار میں ہے۔ وہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے غالب کیا اور یہ اس کا لشکر ہے جس کو اس نے تیار کیا اور اس کی خود امداد فرمائی۔ ہم لوگوں سے اللہ کریم کا وعدہ ہے اور اللہ کریم اپنے وعدہ کو ضرور پورا کرے گا۔ اور وہ اپنے لشکر کا مددگار ہے۔ خلیفہ کی حیثیت ہار کے دانوں میں دھاگے کی ہے، جو تمام دانوں کو ملائے ہوئے ہے۔ اگر دھاگہ کٹ جائے تو دانے منتشر ہو جائیں گے، پھر کبھی سارے اکٹھے نہیں ہوتے۔ اے عمرؓ!

"فَكُنْ قُطْبًا وَاسْتَدِرِ الرَّحَى بِالْعَرَبِ وَأَصْلِهِمْ دُونَكَ

نَارَ الْحَرْبِ فَإِنَّكَ إِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ انْتَقَضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَاءَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ اِنَّ الْاَعَاجِمَ اِنْ يَنْظُرُوْا اِلَيْكَ غَدًا يَقُوْلُوْا هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ فَاِذَا قَطَعْتُمُوْهُ اِسْتَرَحْتُمْ - الخ " (نہج البلاغة مصری ص ۳۲۵ جلد اول)

یعنی آپ اس میخ کی مثل بن جائیں جو چکی کے درمیان میں ہوتی ہے۔ آپ اس غزوہ میں شرکت نہ کریں بلکہ اپنی فوج کو روانہ کر دیں۔ اگر آپ باہر تشریف لے گئے تو مختلف اطراف و اکناف سے دشمنانِ اسلام مدینہ پر حملہ کر دیں گے اور اس کی مدافعت ہمارے بس کی بات نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں آپ کی توجہ بھی دشمن کی بجائے دوسری طرف مبذول ہو جائے گی۔ پھر جب عجمی لوگ آپ کو میدانِ جنگ میں دیکھیں گے تو کہیں گے " یہ شخص عرب کی جڑ ہے۔ اگر اس کو کاٹ ڈالو گے تو آرام پاؤ گے " یہ خیال ان کے حملے کو سخت اور ان کی امیدوں کو مضبوط کر دے گا۔

نیز امام محمد باقرؒ زیرِ آیت " الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ " رقمطراز ہیں کہ:

" جس غلبہ کا ذکر اللہ کریم نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے، وہ حضرت عمرؓ کی خلافت و امارت میں ہوا:

" فَلَمَّا غَزَا الْمُسْلِمُوْنَ الْفَارِسَ وَفَتَحُوْهَا فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ "

یعنی " جب مسلمانوں نے فارس سے لڑائی کی اور اس کو فتح کر لیا، تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد پر بڑے خوش ہوئے "

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

اِنَّمَا غَلَبَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْفَارِسَ فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ " (تفسیر صافی ص ۳۰۶)

" یہ غلبہ مومنوں کا فارس پر حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوا! "

پھر اسی فتح فارس کی خوشخبری نبی علیہ السلام نے خندق کے موقع پر پتھر کو توڑتے ہوئے دی تھی، جس کو علامہ باقر مجلسی نے ان الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"ابنِ بابونہ روایت کردہ است کہ چوں کلنگ اول را زد سنگ شکست و فرمودہ کہ اللہ اکبر کلید ہائے شام را خدا بمن داد، چوں کلنگ دیگر زد و ثلث دیگر را شکست و گفت اللہ اکبر کلید ہائے ملک فارس مدائن را مے بینم، چوں کلنگ سوم را زد باقی سنگ جدا شد گفت اللہ اکبر کلید ہائے یمن بمن دادند"

(حیات القلوب علامہ باقر مجلسی ص ۳۷۶/۲)

ابنِ بابونہ سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے پہلا کلنگ، (لوہے کا ہتھیار) پتھر پر مارا تو آپؐ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے شام کی کنجیاں مجھے دے دیں۔" پھر دوسرا کلنگ مارا اور اللہ اکبر کہہ کر فرمایا کہ "میں فارس کے دار الخلافہ مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔" جب تیسرا کلنگ مارا تو باقی ماندہ پتھر اپنی جگہ سے جدا ہوا۔ اللہ اکبر کہہ کر فرمایا، "یمن کی کنجیاں مجھے دے دی گئیں۔"

سبحان اللہ، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر شام و فارس کے فتح ہونے کو اپنے ہاتھ میں ان کی کنجیاں دیے جانے کا فرما گئے۔ اور حضرت عمرؓ کی فتوحات خود نبی علیہ السلام اپنی طرف منسوب، فرما گئے!

حضرت علیؓ کا خط:

پھر حضرت علیؓ کے ایک خط سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان نمایاں ہو رہی ہے، جو انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا تھا:

"عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ اللّٰہَ اجْتَبٰی لَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعْوَانًا اَیَّدَھُمْ بِہٖ فَکَانُوْا فِیْ مَنَازِلِھِمْ عِنْدَہٗ عَلٰی قَدْرِ فَضَائِلِھِمْ فِی الْاِسْلَامِ وَ اِنَّ اَفْضَلَھُمْ کَانَ اَفْضَلَھُمْ فِی الْاِسْلَامِ کَمَا زَعَمْتَ

وَانْصَحَهُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْخَلِيْفَةُ الصِّدِّيْقُ وَ خَلِيْفَةُ الْخَلِيْفَةِ الْفَارُوْقُ وَلَعَمْرِيْ اَنَّ مَكَانَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ لَعَظِيْمٌ وَالْمُصَابُ بِهِمَا لَجُرْحٌ فِي الْاِسْلَامِ شَدِيْدٌ يَرْحَمُهُمَا اللّٰهُ وَجَزَاهُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا "

(نہج البلاغۃ مصری تختی خورد ص۳، ص۹ شرح نہج البلاغۃ جزء ۳۱)

"حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں کے لیے اسلام کا مددگار پسند فرمایا اور اس کو طاقت دی پس یہ دونوں حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ بلحاظ مراتب اسلام میں بزرگ تھے اور اسلام میں سب سے افضل، اللہ اور رسولؐ کے ساتھ اخلاص رکھنے میں سب سے بڑھ کر۔ جیسا کہ تو نے بیان کیا، خلیفہ صدیق اور خلیفہ کے خلیفہ عمر فاروقؓ! اور میری زندگی گواہ ہے کہ ان دونوں کا مقام اسلام میں بہت بڑا ہے اور بتحقیق ان کی وفات سے اسلام کو سخت زخم پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے اور ان کو اچھے کاموں کا بدلہ دے۔" آمین! رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ (باقی)

خلافت و جمہوریت

از قلم

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے!

ضخامت : ۲۸۸ صفحات

مجلد سنہری ڈائیدار —— قیمت ۳۸ روپے

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴